مجلسِ شوریٰ (وفاقی کونسل)

میں

ملک و ملّت کے اہم مسائل کی ترجمانی

مولانا سمیع الحق کے سوالات
اور
وزراء کے جوابات

نظامِ اسلام اور کابینہ کی سُست روی

تاریخ ۲۱ اپریل ۸۲ء

سوال ۳۴۸ ۔ مولانا سمیع الحق ۔ کیا وزیر انچارج برائے شعبہ کابینہ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا یہ حقیقت ہے کہ نفاذ اسلام کو تیز تر کرنے کے لئے کابینہ کی ایک کمیٹی نفاذِ اسلام کے نام سے قائم کی گئی ہے، اگر یہ درست ہے تو اس کمیٹی اب تک کتنے اجلاس ہو چکے ہیں؟

میجر جنرل (ریٹائرڈ) جمالدار

۱۔ نفاذ اسلام کے لئے کابینہ کی کوئی کمیٹی نہیں ہے تاہم صدرِ مملکت کی تعمیل کے لئے جنوری ۱۹۷۹ء میں نفاذ اسلام کے تمام پہلوؤں کا جائزہ لینے یا ان کے فروغ کے لئے راہنما اصول وضع کرنے اور اس سلسلے میں وزارت اطلاعات و نشریات کے لئے ایک مشاورتی ڈھانچے کے طور پر ایک کمیٹی تشکیل دی گئی تھی۔

۲۔ اپنی تشکیل سے اب تک درج بالا کمیٹی نے سات اجلاس منعقد کئے ہیں۔

فضلاء وفاق المدارس کی سند کا مسئلہ

۱۸ اپریل ۸۲ء

سوال ۳۶۷ ۔ مولانا سمیع الحق ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا یہ حقیقت ہے کہ یونیورسٹی گرانٹس کمیشن وفاق المدارس عربیہ اور تنظیم المدارس کے فارغ التحصیل علماء اور یونیورسٹیوں یا بورڈوں کے "مولوی فاضلوں" کو ایم اے کے مساوی تسلیم کر چکا ہے اگر ایسا ہے تو اس فیصلے کو عملی جامہ پہنانے کے لئے کون سے حکومت کی طرف سے اقدامات کئے گئے ہیں۔

جناب محمد علی خان ۔ جی ہاں یہ درست ہے کہ یونیورسٹی گرانٹس کمیشن کی طرف سے کالجوں اور یونیورسٹیوں میں عربی اور اسلامیات پڑھانے کے لئے فوقانیہ وفاق المدارس العربیہ اور تنظیم المدارس کی سند، ڈگری رکھنے والے کامیاب علماء کو ایم اے عربی اور علوم اسلامیہ کے برابر تسلیم رکھا گیا ہے۔ تاہم ایک مولوی فاضل جس نے صرف انگریزی میں بی اے کا امتحان پاس کیا ہو

مکمل بی اے کے برابر سمجھا جائے گا۔ یونیورسٹی گرانٹس کمیشن نے تمام یونیورسٹیوں کو لکھا رکھا ہے کہ اس سلسلہ میں اقدامات کئے جائیں۔ یونیورسٹیاں متعلقہ حکام سے مساوی درجہ کے لئے منظوری حاصل کرنے کا کام کر رہی ہیں۔ چیئرمین یونیورسٹی گرانٹس کمیشن نے مساوی درجہ دینے کی تکمیل کے لئے دوبارہ یونیورسٹیوں کو لکھا ہے۔

اساتذہ دینیات کے سکیل

۴۶۸۔ مولانا سمیع الحق: کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ

الف۔ آیا یہ حقیقت ہے کہ وفاقی حکومت کے سکولوں میں اسلامیات اور قرآن مجید کے اساتذہ کے پے سکیل میں دیگر مضامین کے اساتذہ کی نسبت بہت زیادہ فرق ہے؟

ب۔ آیا یہ بھی سچ ہے کہ ان اساتذہ کو قومی پے سکیل نمبر ۸ یا ۶ دیا جاتا ہے جب کہ بی ایڈ استاد کا ابتدائی پے سکیل ۱۴ ہے۔ اگر ایسا ہے تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

جناب محمد علی خان: الف۔ وفاقی حکومت کے تعلیمی اداروں میں اساتذہ کے تین درجے ہیں جن کے لئے قابلیت اور تنخواہوں کے سکیل حسب ذیل ہیں:۔

نمبر شمار	درجہ	تنخواہ کا سکیل	تعلیمی قابلیت
۱	تربیت یافتہ گریجویٹ استاد	این پی ایس-۱۴ (۵۲۰-۱۲۴۰ روپے)	بی اے/بی ایس سی سیکنڈ ڈویژن بی ایڈ یا مساوی قابلیت
۲	تربیت یافتہ انڈر گریجویٹ استاد	این پی ایس-۸ (۳۱۵-۶۵۰)	ایف اے/ایف ایس سی/سی ٹی او ٹی یا متبادل قابلیت
۳	تربیت یافتہ میٹرک استاد	این پی ایس-۶ (۳۱۵-۶۵۰)	میٹرک ایس وی/جے وی/پی ٹی سی/او ٹی یا متبادل قابلیت

بہرحال اسلامیات اور تعلیم القرآن اختیاری مضامین کی تدریس کے لئے اساتذہ کا کوئی خاص درجہ نہیں ہے۔ جو افراد جو اسلامیات/عربی کے ساتھ مطلوبہ قابلیت رکھتے ہیں انہیں اسلامیات اور تعلیم القرآن کی تدریس کی ذمہ داری سونپی جاتی ہے اور وہ اپنی قابلیت کے مطابق متعلقہ کیڈر میں تنخواہ کے حقدار ہوتے ہیں۔

ب۔ جیسا کہ درج بالا (الف) میں مذکور ہے۔

تحصیل نوشہرہ کی چاند ماری کی اراضی

حکومت انیس ہزار تین سو گیارہ ایکڑ وہ زمین قیمتاً حاصل کرنے پر متفق ہو گئی ہے جو نوشہرہ چھاؤنی کے گرد و نواح کے کئی دیہات کی ملکیت ہے اور ایک عرصہ سے توپ خانہ کی نشانہ بازی کے لئے مخصوص ہے۔ یہ بات جناب وزیر دفاع میر علی احمد خان تالپور نے مولانا سمیع الحق اکوڑہ خٹک کے ایک سوال کے جواب میں کہی جس میں وزیر دفاع سے کہا گیا تھا کہ مالکان اراضی کو نہ تو مناسب معاوضہ دیا جاتا ہے نہ کاشت کی اجازت۔ وزیر دفاع نے اپنے جواب میں کہا کہ ان اراضی کا کاشت ممنوع ہے اب اس زمین کی قیمت دو کروڑ اڑتالیس لاکھ سترہ ہزار دو سو چھہتر لگائی گئی ہے۔ وزیر دفاع نے بتایا کہ معاوضہ

کی ادائیگی فیصلے کے اعلان تک روک دی گئی تھی۔ اب متعلقہ حکام کو کہا گیا ہے کہ معاوضوں کی ادائیگی کا بندوبست کریں۔

سر ظفر اللہ اور پاکستان

قائداعظم کے بارہ میں سر ظفر اللہ خاں کی مبینہ دستاویزات کے بارہ میں موضوع زیر بحث تھا۔ تو مولانا سمیع الحق نے وزیر قانون کے وضاحتی بیان کے بعد کہا کہ ماضی کی تاریخ کے حوالہ سے سر ظفر اللہ خان کا ذکر اس مقدس ایوان میں شدومد سے آیا ہے جب کہ پاکستان کے ساتھ روز اول سے سر ظفر اللہ کا ایک خاص رول رہا ہے۔ مگر اب جب کہ پاکستان ایک حقیقت ہے اور قیام پاکستان سے لے کر آج تک سر ظفر اللہ نے اس ملک کو ختم کرانے کے سلسلہ میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ اس ایوان میں اس پر بھی روشنی ڈالی جائے مولانا سمیع الحق نے کہا کہ ہمیں موقع دیا جائے کہ ہم حوالوں اور دستاویزوں کے ساتھ اس شخص کی ملک دشمنی کے کردار کو پیش کر سکیں۔

محتسب اعلیٰ

۱۱ اپریل ۸۲ء محتسب اعلیٰ کا مسودہ ایوان منظور کرنے لگا اور باہمی مشورہ سے اکثر ترامیم واپس لے لی گئیں۔ مولانا سمیع الحق کو اصرار تھا کہ محتسب اعلیٰ کے لئے خدا ترسی، تقویٰ، نیک سیرت کی شرائط لازمی ہوں مسودہ کی منظوری کے وقت آپ نے دوبارہ اس مطالبہ کو اٹھایا جس کی تفصیل کونسل کے ریکارڈ سے ہے۔

مولانا سمیع الحق۔ پوائنٹ آف آرڈر جناب یہ جو ترامیم واپس لے لی گئی ہیں کم از کم ایوان کے علم میں آنی چاہئے تھیں۔ تو میری گذارش یہ ہے کہ ایک ترمیم ایسی تھی جسے واپس نہیں لینا چاہئے تھا۔

جناب چیئرمین۔ میں بار بار کہہ چکا ہوں اور اگر اب کوئی دوست اسے   کرے گا تو پھر ....

مولانا سمیع الحق۔ میں تو ابھی اٹھا ہوں جناب محتسب کے لئے خدا کا خوف، تقویٰ اور خشیت کی ترمیم جو تھی یہ ترمیم کیوں واپس لے لی گئی ہے کیونکہ ایسا نہ ہو کہ موجودہ حکومت اگر اچھی بھی ہے مگر بعد میں جو آئیں گے پتہ نہیں وہ کیسا محتسب مقرر کریں۔

جناب چیئرمین۔ مہربانی کر کے آپ تشریف رکھیں۔ اللہ خیر کرے گا۔

مولانا سمیع الحق۔ وہ ترمیم جو واپس لی گئی ہے ہم اس پر احتجاج کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ مولانا ہم یہ مسودہ آپ کی اس سفارش کے ساتھ بھیج دیں گے۔